# قربانی صرف تین دن ہے

3

مصنف

دامت برکاتہم العالیہ

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد صدیق ہزاروی



شعبۂ نشر و اشاعت

تحریکِ اتحادِ اہلسنّت پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# قربانی صرف تین دن ہے

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَیَذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ فِیْٓ اَیَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰی مَا رَزَقَھُمْ مِّنْۢ بَھِیْمَةِ الْاَنْعَامِ ج۔ (پارہ ۱۷، سورۃ الحج، آیت ۲۸)

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ اللہ کا نام لیں جانے ہوئے دنوں میں اس پر کہ انہیں روزی دی بے زبان چوپائے۔

## پسِ منظر

دنیا بھر کے مسلمان ہر سال عیدالاضحیٰ کے موقع پر اپنے جانوروں کی قربانی کر کے سنتِ ابراہیمی (علیہ السلام) ادا کرتے ہیں، یہ قربانی عام طور پر دس ذوالحجہ کو ہوتی ہے اور اسی دن قربانی کرنا افضل بھی ہے اور اگر کسی وجہ سے دس ذوالحجہ کو قربانی نہ ہو سکے تو گیارہ یا بارہ ذوالحجہ کو قربانی کا جانور ذبح کیا جاتا ہے۔ جمہور مسلمانوں کا یہی معمول رہا ہے اور آج بھی اسی طریقہ پر عمل کیا جاتا ہے۔

لیکن افسوس! اب چند سالوں سے کچھ لوگوں نے جن کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں، مسلمانوں کے دیگر مذہبی معمولات کی طرح اس مسئلہ میں بھی اُمتِ مسلمہ کو الجھانے اور ذہنی انتشار کا بیج بونے کی راہ اختیار کر لی ہے

چنانچہ جوں ہی ذوالحجہ کا ماہِ مبارک آتا ہے، پوسٹروں، اشتہارات اور خطابات کے ذریعے لوگوں کو بتایا جاتا ہے کہ قربانی کے چار دن ہوتے ہیں، چونکہ ان کے خیال میں چوتھے دن قربانی نہ کر کے مسلمان سنت کے تارک ہو رہے ہیں اس لئے وہ اس دن کی قربانی پر اس قدر زور دیتے ہیں کہ سنت طریقہ ہی چھوڑ دیا جاتا ہے۔

بریں عقل و دانش بباید گریست

ترجمہ: ایسی عقل و دانش پر تو ماتم کرنا چاہیے

بنابریں ہم نے مناسب سمجھا کہ ایک مختصر مضمون میں ایامِ قربانی سے متعلق انصاف پر مبنی تحقیق پیش کر کے تین دن والے مؤقف کی ترجیح واضح کریں اور یہ بھی بتائیں کہ اس کے مقابل مسلک کس بنیاد پر کمزور ہے۔

لیکن اس سے پہلے اس حقیقت کی طرف توجہ مبذول کرانا ضروری ہے کہ فقہاءِ اسلام کی ذواتِ قدسیہ اللہ تعالیٰ کی وہ عظیم نعمت ہیں جن کی خلوص پر مبنی کاوش کے نتیجے میں قرآن وسنت کی تشریح وتوضیح اور فقہی مسائل کا حل معلوم ہوا۔

لہٰذا ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ چاروں معروف فقہی مکاتبِ فکر میں سے کسی نہ کسی مکتبِ فقہ سے وابستہ ہو اور اسی کا نام تقلید ہے۔

## اہلسنّت اور فقہ

یہ ایک حقیقت ہے کہ اہلسنّت و جماعت چاروں فقہ میں سے کسی نہ کسی فقہ سے ضرور وابستہ ہے (وہ حنفی ہوں یا شافعی، مالکی ہوں یا حنبلی) اور یہ بھی ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ ہندوپاک کے اہلسنّت و جماعت فقہ حنفی کی روشنی میں اپنے فقہی مسائل

کا حل تلاش کرتے ہیں اور یہاں کے تقریباً تمام اہلسنّت حنفی ہیں بلکہ بقول حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ہندوستان (برصغیر ہندو پاک) کے بے علم لوگوں کے لئے حضرت امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقلید ضروری ہے' وہ فرماتے ہیں

جب جاہل (بے علم) آدمی ہندوستان کے ممالک اور ماوراء النہر (سمرقند، بخارا وغیرہ) کے شہروں میں ہو اور کوئی عالم شافعی، مالکی اور حنبلی وہاں نہ ہو اور نہ ان مذاہب کی کوئی کتاب ہو تو اس پر واجب ہے کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقلید کرے اور امامِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب سے باہر نکلنا اس پر حرام ہے کیونکہ اس صورت میں شریعت کی رسی اپنی گردن سے نکال کر مہمل بیکار رہ جائے گا۔

(الانصاف مع اردو ترجمہ کشاف، صفحہ ۷۰، ۷۱، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ)

## ایامِ قربانی اور ائمہ اربعہ

(حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی فقہ) فقہ حنبلی کے مطابق قربانی کا آخری وقت ایامِ تشریق کا دوسرا دن (بارہ ذوالحجہ) ہے اور ایامِ نحر (قربانی کے دن) تین ہیں، عید کا دن اور اس کے بعد دو دن، حضرت امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

''بکثرت صحابہ کرام سے منقول ہے کہ قربانی تین دن ہے''

(المغنی، جلد ۸، صفحہ ۶۳۸، عبداللہ بن احمد بن قدامہ علیہ الرحمہ)

(فقہ مالکی کے بانی) حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ

تیسرا دن قربانی کا آخری دن ہے۔ (شرح مسلم، جلد ۶، صفحہ ۱۳۱)

فقہ حنفی کے مطابق بھی قربانی کے صرف تین دن ہیں کیونکہ قربانی صرف ایامِ نحر میں جائز ہے اور ایامِ نحر تین دن ہیں۔

ہدایہ میں ہے

وَهِيَ جَائِزَةٌ فِيْ ثَلاثَةِ أَيَّامٍ : يَوْمُ النَّحْرِ وَيَوْمَانِ بَعْدَهُ

ترجمہ: اور یہ قربانی تین دن جائز ہے، عید کا دن اور اس کے بعد دو دن۔

(ھدایۃ اخیرین، حصہ چہارم، صفحہ ۴۴۴)

جبکہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یک نزدیک یومِ نحر (عید کا دن) اور اس کے بعد تین دن تک قربانی کرنا جائز ہے وہ فرماتے ہیں

وَالْأُضْحِيَّةُ جَائِزَةٌ يوم النَّحْرِ وَأَيَّامَ مِنًى كُلَّهَا

ترجمہ: قربانی عید کے دن اور منیٰ کے تمام دنوں (ایامِ تشریق) میں جائز ہے۔

(کتاب الام، جلد اول، صفحہ ۲۲۶)

گویا ائمہ اربعہ میں سے تین ائمہ کے نزدیک قربانی صرف تین دن جائز ہے، چوتھے دن بھی ہو سکتی ہے لیکن یاد رہے کہ ان کے نزدیک بھی چوتھے دن قربانی کرنا محض جائز ہے سنت نہیں۔ نوادر الفقہاء میں ہے

أجمع الفقهاء أن التضحية فى اليوم الثالث عشر غير جائز

إلا الشافعي فإنه أجازها فيه۔

(البنایۃ شرح ہدایہ، جلد ۴، صفحہ ۱۷۷)

ترجمہ:اس بات پر فقہاء کرام کا اجماع ہے کہ تیرہ ذوالحجہ کو قربانی کرنا جائز نہیں البتہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اسے جائز قرار دے رہے ہیں۔

## ﴿حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دلیل﴾

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے موقف پر حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث سے استدلال کیا ہے

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

**كُلُّ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ ذَبْحٌ۔**

(مسند احمد بن حنبل، جلد۴، صفحہ۸۲)

ترجمہ: تمام ایامِ تشریق ذبح کے دن ہیں۔

اس حدیث کو سلیمان بن موسیٰ نے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے، اس پر تبصرہ کرتے ہوئے "الجوهر النقی" کے مصنف علاء الدین علی بن عثمان (المعروف ابن ترکمانی) لکھتے ہیں

**قلت سليمان هذا متكلم فيه وحديثه هذا اضطرب اضطرابا كثيرا بينه صاحب الاستذكار۔**

**(الجوهر النقی ذيل سنن بيهقی ، جلد ۹ ، صفحه ۲۹۶)**

ترجمہ: میں کہتا ہوں اس سلیمان کے بارے میں جرح کی گئی ہے اور اس کی اس حدیث میں بہت زیادہ اضطراب ہے جسے استذکار کے مصنف نے بیان کیا ہے۔

اور امام بیہقی فرماتے ہیں

**سُلَيْمَان بن مُوسَى لم يدُرك جُبَير بن مطعم. فَيكون مُنْقَطِعًا**

ترجمہ: سلیمان بن موسیٰ نے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات نہیں کی لہٰذا یہ حدیث منقطع ہے۔

(عمدۃ القاری، کتاب الاضاحی)

پھر اس سند میں ایک راوی سوید بن عبدالعزیز ہے جن کے بارے میں امام بیہقی فرماتے ہیں

**وهو ضعيف عند بعض اهل النقل**

اور بعض اہل نقل کے نزدیک ضعیف ہیں۔

**(الجوهر النقي ذيل سنن بيهقي ، جلد ۹، صفحه ۲۹۶)**

اس پر ابن ترکمانی لکھتے ہیں

**قلت هو ضعيف عند كلهم أو اكثرهم**

میں کہتا ہوں وہ تمام یا اکثر اہلِ نقل کے نزدیک ضعیف ہیں (صرف بعض کے نزدیک نہیں)

**(الجوهر النقي ذيل سنن بيهقي ، جلد ۹، صفحه ۲۹۶)**

مسند بزار میں یہ حدیث ابنِ ابی حسین کے واسطہ سے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی گئی ہے اس پر امام بزار فرماتے ہیں

**ابن أبي حسين لم يلق جبير بن مطعم فيكون منقطعا**

ابن ابی حسین کی حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات نہیں

ہوئی لہٰذا یہ حدیث منقطع ہے۔

(البنایہ شرح ہدایہ، جلد۴، صفحہ۱۷۷)

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک دوسری حدیث سے بھی استدلال کرتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے ہیں

الأَضحی ثَلاثَۃُ أَیَّامٍ بَعْدَ یَوْمِ النَّحْرِ

قربانی عید کے دن کے بعد تین دن ہے۔

(سنن بیہقی، جلد۹، صفحہ۲۹۶)

اس حدیث میں ایک راوی طلحہ بن عمرو حضرمی ہے جو بواسطہ حضرت عطاء حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، اس پر تبصرہ کرتے ہوئے ابنِ ترکمانی لکھتے ہیں

ضعفہ ابن معین وأبو زرعۃ والدارقطنی وقال احمد متروک ذکرہ الذھبی فی کتاب الضعفاء

(الجوھر النقی ذیل سنن بیہقی، جلد۹، صفحہ۲۹۶)

طلحہ بن عمرو حضرمی کو ابن معین، ابوزرعۃ اور دارقطنی نے ضعیف قرار دیا ہے، حضرت امام احمد نے فرمایا یہ شخص متروک ہے اور امام ذہبی نے اس کا ذکر کتاب الضعفاء میں کیا ہے۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت سے بھی استدلال فرمایا کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

أیام التشریق کلھا أیام ذبح۔

(البنایہ شرح ہدایہ، جلد۴، صفحہ ۱۷۷)

ترجمہ: تمام ایامِ تشریق ذبح کے دن ہیں۔

یہ حدیث معاویہ بن یحیٰی صدفی بواسطہ زہری ابن میسّب سے، وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور وہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ معاویہ بن یحیٰی کے بارے میں ابواحمد عبداللہ بن عدی لکھتے ہیں

عثمان بن سعید فرماتے ہیں میں نے حضرت یحیٰی بن معین سے پوچھا کہ صرفی کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے تو اُنہوں نے فرمایا وہ کوئی چیز نہیں ہے (غیر معتبر ہے) اور علی بن مدی نے فرمایا معاویہ بن یحیٰی صرفی ضعیف ہے۔

علاوہ ازیں امام نسائی نے بھی اسے ضعیف قرار دیا ہے اور ابن ابی حاتم نے کتاب العلل میں فرمایا

فان ھذا حدیث موضوع بھذاالاسناد

اس سند کے ساتھ یہ حدیث موضوع ہے۔

## ﴿تین دن قربانی پر دلائل﴾

ارشادِ باری تعالیٰ ہے

وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ۔ (پارہ ۱۷، سورۃ الحج، آیت ۲۸)

ترجمہ: اور وہ اللہ کا نام لیں جانے ہوئے دنوں میں اس پر کہ انہیں روزی دی بے زبان چوپائے۔

اس آیت کریمہ کے تحت امام ابوبکر رازی فرماتے ہیں

**لما ثبت أن النحر فیما یقع علیه اسم الأیام و کان أقل ما یتناوله اسم الأیام ثلاثة وجب أن یثبت الثلاثة وما زاد لم تقم علیه الدلالة فلم یثبت**

(احکام القرآن الجصاص، جلد۳، صفحہ ۲۳۵)

جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ ایامِ معلومات سے قربانی کے دن مراد ہیں اور لفظ ایام (جمع) کی دلالت کم از کم تین پر ہے تو تین دن یقیناً ثابت ہو گئے اور تین دن سے زائد پر کوئی دلیل نہیں پس وہ ثابت نہیں۔

حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے

**الأضحی یوما بعد یوم الأضحی**

(سنن بیہقی، جلد۹، صفحہ ۲۹۷، مطبوعہ کراچی)

عیدالاضحیٰ کے بعد قربانی دو دن ہے۔

حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی یہی بات فرماتے تھے۔

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں

**الذَّبحُ بَعدَ النَّحرِ یَومَانِ**

(سنن بیہقی، جلد۹، صفحہ ۲۹۷، مطبوعہ کراچی)

عید کے بعد دو دن تک قربانی کر سکتے ہیں۔

تینوں جلیل القدر صحابہ کرام قربانی کے لئے صرف تین دنوں کا ذکر فرما رہے ہیں۔

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

النحر ثلاثة أيام

(سنن بیہقی، جلد ۹، صفحہ ۲۹۷، مطبوعہ کراچی)

قربانی (صرف) تین دن ہے۔

اس سے پہلے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے چار دن قربانی والی روایت گزر چکی ہے، علامہ بدرالدین عینی دونوں روایتوں کا موازنہ کرنے کے بعد اس روایت کے بارے میں فرماتے ہیں

أخرج الطحاوی بسند جيد عن ابن عباس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

(البنایۃ شرح ہدایہ، جلد ۴، صفحہ ۱۷۷)

امام طحاوی نے نہایت عمدہ سند کے ساتھ (یہ حدیث) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔

حضرت امام محمد حضرت امام ابوحنیفہ سے اور وہ حضرت حماد سے اور وہ حضرت ابراہیم نخعی علیہم الرضوان سے نقل کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں

الاضحی ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ يَوْمُ النَّحْرِ وَيَوْمَانِ بَعْدَهُ

(کتاب الآثار، صفحہ ۴۳۵)

قربانی تین دن ہے عید کا دن اور اس کے بعد دو دن۔

اگر کہا جائے کہ ان میں سے کسی روایت میں بھی نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اپنا ارشاد گرامی منقول نہیں (یعنی مرفوع حدیث نہیں) بلکہ یہ صحابہ کرام یا تابعین کے اقوال ہیں، تو معلوم ہونا چاہیے کہ جو بات قیاس سے نہ کہی جا سکے اس میں صحابی کا قول

درحقیقت نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہوتا ہے کیونکہ انہوں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سن کر بیان کیا اور دنوں کی تعداد کا معاملہ بھی یہی ہے، اس میں کوئی صحابی اپنی مرضی سے کچھ نہیں کرسکتا لہٰذا یہ تمام روایات درحقیقت سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاداتِ مبارکہ ہی کو بیان کررہی ہیں۔

ابنِ ترکمانی لکھتے ہیں

**قال الطحاوی فی احکام القرآن لم یرو عن احد من الصحابة خلافهم فتعین اتباعهم إذ لا یوجد ذلک الا توقیفا**

(الجوھر النقی ذیل سنن بیہقی، جلد ۹، صفحہ ۲۹۷)

امام طحاوی احکامِ القرآن میں فرماتے ہیں کہ کسی صحابی سے ان کے خلاف منقول نہیں ہے لہٰذا ان کی اتباع متعین ہوگئی کیونکہ ایسی بات صرف توقیفی ہوتی ہے (رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سن کر بیان کی گئی ہے)

## ﴿تین دن تک گوشت کھانے کی اجازت سے استدلال﴾

شروع شروع میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام کو تین دن کے بعد گھر میں گوشت ذخیرہ کرنے سے منع فرمایا تھا۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں

**قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ ضَحَّی مِنْکُمْ فَلَا یُصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَالِثَةٍ وَبَقِیَ فِی بَیْتِہِ مِنْہُ شَیْءٌ**

(صحیح البخاری، جلد۲، صفحہ ۸۳۵)

جو آدمی قربانی کرے اس کے پاس تیسری رات کے بعد گوشت نہ ہو یہ ٹھیک ہے کہ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہ پابندی اُٹھالی اور تین دن کے بعد بھی قربانی کا گوشت کھانے اور اسے محفوظ رکھ کر فائدہ اُٹھانے کی اجازت دے دی۔

اس حدیث سے یہ بات واضح ہوگئی کہ قربانی کے تین دن ہیں اگر چوتھا دن بھی ہوتا تو نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم گوشت کے سلسلے میں چوتھی رات کا ذکر بھی فرماتے، صرف تین کا ذکر نہ ہوتا۔

## ﴿پھر بھی تین ہی دن﴾

گزشتہ سطور میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ قربانی کے چار دن کے حوالے سے جو استدلال کیا گیا وہ نہایت کمزور اور اس سلسلے میں مروی احادیث پر محدثین نے راویوں کے ضعف اور حدیث میں ارسال وانقطاع کے حوالے سے جرح کی ہے جبکہ تین دن سے متعلق موقف مضبوط دلائل سے ثابت ہوتا ہے۔ تاہم اگر قربانی کے چار دن سے متعلق روایات کو ضعیف یا موضوع نہ بھی مانا جائے تو بھی احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ تین دن والی روایات کو ترجیح دی جائے کیونکہ تین دن پر سب کا اتفاق ہے اور چوتھے دن میں اختلاف ہے لہٰذا جس پر سب کا اتفاق ہے اسی کو اختیار کر لیا جائے۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

دَعْ مَا يَرِيْبُكَ إِلَى مَا لَا يَرِيْبُكَ۔ (صحیح البخاری)

جو بات تمہیں شک میں ڈالے اسے چھوڑ کر اس بات کو اختیار کرو جو شک سے پاک

ہے۔
یہ تو ائمہ کرام کے درمیان اختلاف کا ذکر اور اس سلسلے میں تحقیق تھی، آیئے دیکھتے ہیں کہ اس سلسلے میں غیر مقلدین کے اکابر کیا کہتے ہیں۔

## ﴿غیر مقلدین کے نزدیک﴾

جیسا کہ ہم نے ابتدا میں لکھا ہے کہ اہلِ پاکستان کی اکثریت فقہ حنفی سے تعلق رکھتی ہے اور فقہاءِ اربعہ میں سے صرف امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قربانی کے لئے چار دن کے قائل ہیں جبکہ پاکستان میں شاید ہی کوئی شافعی المسلک ہو، اسی لئے کسی فقہی مکتبِ فکر کی جانب سے چوتھے دن پر اصرار نہیں ہوتا البتہ اس ضمن میں جس قدر اشتہار بازی ہوتی ہے اور قربانی کے چار دن کی رٹ لگائی جاتی ہے، اس کا منبع غیر مقلد حضرات ہیں جو کسی فقہی امام کی تقلید نہیں کرتے۔

لہٰذا ہم ان کے گھر کی شہادت پیش کر کے عقل وخرد کے دامن سے وابستہ لوگوں کو دعوتِ فکر دیتے ہیں۔

جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ کے شیخ الحدیث جن کو مفتی اعظم شیخ الکل فی الکل کہا گیا ہے، انہوں نے ایک سوال کے جواب میں چوتھے دن کی قربانی کو محض جائز قرار دیا سنت نہیں بلکہ جو شخص جان بوجھ کر چوتھے دن قربانی کرے اس کو موصوف نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے عمل کے خلاف قرار دیا ہے۔ سوال وجواب دونوں بعینہٖ نقل کئے جاتے ہیں تا کہ قارئین خود فیصلہ کر سکیں۔

سوال: ایک آدمی اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے جان بوجھ کر قربانی چوتھے دن کرتا

ہے

مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِي فَلَهُ أجر مائة شَهِيد

جو شخص فسادِ امت کے وقت میری سنت کو مضبوطی سے پکڑتا ہے اس کے لئے سو شہیدوں کا ثواب ہے۔

(مشکوۃ شریف، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ)

تو کیا وہ اجرِ عظیم کا مستحق ہوگا یا نہیں؟ وضاحت فرمائیں۔ (سائل: ظہیر احمد ظہیر)

جواب: اس آدمی کا عمل نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے عمل کے خلاف ہے اس کو تھوڑا اجر ملے گا کیونکہ اصل قربانی عید کے دن ہوتی ہے، نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیشہ عید کے دن قربانی کی ہے، تمام کتبِ احادیث میں آپ کا فرمان اس طرح موجود ہے

إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هَذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ

آج کے دن ہم سب سے پہلے نماز، نمازِ عید پڑھیں گے اور واپس آکر قربانی کریں گے۔

معلوم ہوا کہ نماز پڑھ کر قربانی کر دینی چاہیے اگر قربانی کے وسائل موجود ہوں تو عید کے دن ہی قربانی کرنا ضروری ہے، اگر وسائل نہیں تو دوسرے دن بھی جائز ہے، اگر دوسرے دن بھی میسر نہیں تو تیسرے دن اور اگر تیسرے دن بھی وسائل میسر نہیں تو پھر عید کے چوتھے دن صرف جائز ہے سنت نہیں لہٰذا مردہ سنت کو زندہ کرنے والی بات بھی غلط ہے کیونکہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے تیسرے اور چوتھے دن کبھی بھی قربانی نہیں کی لہٰذا یہ آپ کی سنت نہیں ہے اور مردہ سنت کو زندہ کرنے والی بات

غلط ہے اور جاہلوں والی بات ہے جس کے پیچھے کوئی دلیل نہیں ہے۔

(فتاویٰ برکاتیہ (اہلحدیث) صفحہ ۲۷۹، ۲۸۰، جامعہ اسلامیہ گلشنِ آباد، گوجرانوالہ)

قابلِ توجہ ﴿ آپ نے غیر مقلدین (اہلحدیث) حضرات کے ایک بہت بڑے مفتی کا فتویٰ پڑھا جس سے واضح ہوتا ہے کہ چوتھے دن قربانی کرنا خلافِ سنت ہے اور ان حضرات کے نزدیک بھی زیادہ سے زیادہ جواز کا فتویٰ دیا جاسکتا ہے، علاوہ ازیں چند دیگر باتوں کو پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے۔

۱۔ امتِ مسلمہ کا معمول چوتھے دن قربانی کرنا نہیں ہے اسی لئے سوال کرنے والے نے اسے مردہ سنت سے تعبیر کیا (اگرچہ اس کا مردہ سنت کہنا صحیح نہیں)

۲۔ اس فتویٰ کے الفاظ بتاتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیشہ عید کے دن قربانی کی ہے تو پھر مسلمان کو اس سنت سے محروم کرنے کی مہم کا کیا مقصد ہے؟

۳۔ تعجب خیز بات ملاحظہ کیجئے، ایک طرف مفتی صاحب فرماتے ہیں کہ اس کا عمل نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے عمل کے خلاف ہے اور دوسری طرف یہ بھی فرماتے ہیں کہ اسے تھوڑا اجر ملے گا۔ (سبحان اللہ کیا پتے کی بات کہی ہے)

۴۔ ایک طرف تو اہلحدیث حضرات سنت کی محبت (کے دعویٰ) میں مسلمانوں کے جائز اور مستحب معمولات کو بھی خلافِ سنت قرار دے کر بدعت کا فتویٰ لگاتے ہیں اور یوں مسلمانوں کی اکثریت بدعتی قرار دیتے ہیں اور دوسری طرف چوتھے دن کی قربانی پر جو ان کے نزدیک بھی محض جائز ہے، بہت زیادہ زور دے کر اُمت مسلمہ کو سنت پر عمل کرنے سے دور رکھنے کی کوشش کرتے ہیں، کیا اس کا یہ مطلب نہیں کہ ان حضرات

کے نزدیک سنت و بدعت کا ایک الگ معیار ہے اور وہ ہے
''جو مزاجِ یار میں آئے''

## ﴿سنی بھائیوں سے گزارش﴾

ہم نے عدل وانصاف کا دامن تھامے ہوئے اس مسئلہ پر مبنی بر تحقیق تحریر پیش کر دی ہے اور دلائل کی روشنی میں ثابت کر دیا ہے کہ قربانی صرف تین دن ہے اور احتیاط بھی اسی میں ہے یہی نہیں بلکہ سنت طریقہ بھی یہی ہے، علاوہ ازیں اُمت مسلمہ کا آج تک یہی معمول رہا ہے لہٰذا سوادِ اعظم اہلسنّت و جماعت کے دامن کو مضبوطی سے تھامے ہوئے اس راہ پر گامزن رہیے اور اگر کہیں دورِ حاضرہ کی فتنہ سامانیوں کی وجہ سے شک وشبہ کی فضا پیدا ہو تو علماءِ اہلسنّت کی طرف رجوع کیجئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حقائق کا فہم وادراک اور ان کو تسلیم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محمد صدیق ہزاروی

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

یکم ذوالحجہ ۱۴۱۸ھ، ۳۰ مارچ ۱۹۹۸ء